نماز کے متعلق غیر مقلدین کی
غلط بیانیاں اور جھوٹ
از قلم
مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی ؒ
منجانب
النعمان سوشل میڈیا سروسز

Blank 256

نماز کے بارے میں غیر مقلدین کی

غلط بیانیاں

اور جھوٹ

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا

محمد امین صفدر

اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

فرقہ غیر مقلدین نے دور برطانیہ میں جنم لیا اور اہل السنت والجماعت کی نمازوں کو باطل و بے کار قرار دیا اور یہ پروپیگنڈہ کیا کہ ہماری نماز کا ہر ہر مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اجماع اور قیاس کی ہمیں ضرورت نہیں لیکن اپنی نماز کے بارے میں ایسی ایسی غلط بیانیوں سے کام لیا کہ دیانت و شرافت سر پیٹ کر رہ گئیں۔ نمونہ کے طور پر صرف ایک صد نقل کی جاتی ہیں۔

مسئلہ (۱) نماز میں ہاتھ باندھنا

جھوٹ (۱) سینے پر ہاتھ باندھنے کے لیے اس آیت سے استدلال کیا ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾۔ (فتاویٰ علمائے اہل حدیث ج ۳ ص ۹۵، فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۳۴) اور اس کی بنیاد ایک باطل روایت پر رکھی۔

جھوٹ (۲) سینے پر ہاتھ باندھنے کی احادیث بخاری اور مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں۔ (ثنائیہ ج ۱ ص ۴۴۳، علماء حدیث ج ۳ ص ۹۱)

یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا مرزا قادیانی لکھا کہ مسیح موعود کا چودھویں صدی کے سر پر آنا قرآن، حدیث اور کشوف اولیاء سے ثابت ہے۔ (شہادۃ القرآن)

جھوٹ (۳) نبی ﷺ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی حدیث آئی ہے۔ (ثنائیہ ج ۱، ص ۴۵۷)

یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے مرزا نے کہا تھا کہ بخاری میں ہے کہ **هذا خليفة المهدى** کی آواز آسمان سے آئے گی۔

دھوکہ (۴) مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶ پر **يضع هذه على صدره** تھا۔ فتاویٰ ثنائیہ میں **يضع يده على صدره** کر دیا۔ (ج ۱ ص ۴۵۸، ج ۱ ص ۴۴۵)

جھوٹ (۵) ابن خزیمہ میں ایک حدیث اس سند سے تھی **اخبرنا ابو طاهر نا ابو بكر نا ابو موسىٰ نا مومل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر الحديث** (ج ۱ ص ۲۴۳) مگر اس ضعیف سند کو اتار کر مولوی عبدالرحمٰن

مبارک پوری شارح ترمذی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری اور علی محمد سعید نے مسلم کی یہ سند لگادی۔ عن محمد بن یحییٰ عن عفان عن همام عن محمد بن حجادہ عن عبدالجبار بن وائل عن علقمة بن وائل و مولیٰ لهم عن ابيه۔

(مسلم) فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۲۴، فتاویٰ اہل حدیث ج ۳ ص ۹۱)

اس جھوٹ کی مثال قادیانی کے ہاں بھی نہیں۔

جھوٹ (۶) مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۵۷)

جھوٹ (۷): فتاویٰ علماء اہل حدیث میں ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے بلوغ المرام میں اس کو صحیح کہا ہے۔ (ج ۱ ص ۹۵)

حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔

جھوٹ (۸) گوجرانوالہ کے ابو خالد نور حسین گرجاکھی نے اپنے رسالہ ''اثبات رفع یدین'' ص ۲۲ پر حضرت وائل بن حجر کی شہادت کے تحت صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳، ابن ماجہ ص ۶۲، دارمی ص ۱۰۷، دار قطنی ص ۱۱۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۳، جزء بخاری ص ۱۴، مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۸، جزء سبکی ص ۱۲، مشکوۃ ۹ کتابوں کے حوالہ سے سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث لکھی ہے۔

حالانکہ اس حدیث میں علی صدرہ کا لفظ کسی ایک کتاب میں بھی نہیں ہے یہ ایک سانس میں ۹ جھوٹ مرزا بھی نہ بول سکا۔

جھوٹ (۹) غیر مقلدین ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں ہمیشہ سینہ پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ ساری عمر میں ایک دفعہ بھی کسی اور جگہ ہاتھ نہیں باندھے۔ مگر وہ اس جھوٹ کو آج تک کسی صحیح سند سے ثابت نہیں کر سکے البتہ جھوٹ بات بات پر بولتے ہیں۔

جھوٹ (۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے۔

(ہدایہ ج ۱ ص ۳۵۰، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

جھوٹ (۱۱) سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے۔

(ہدایہ ج ۱ ص ۳۵۰، شرح وقایہ ص ۹۳، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

جھوٹ (۱۲) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث مرفوع نہیں، وہ قول علیؓ ہے اور ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۹۳، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

یہ تینوں باتیں محض جھوٹ ہیں۔ ہدایہ اور شرح وقایہ کے متن کی اصل عربی عبارت پیش کریں جس کا یہ ترجمہ ہے۔

جھوٹ (۱۳) مولوی محمد یوسف جے پوری حقیقت الفقہ ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں حضرت مرزا مظہر جان جاناں مجددی حنفی سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو بسبب قوی ہونے کے ترجیح دیتے تھے اور خود سینے پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۳۵۱)

آپ حیران ہوں گے کہ صاحب ہدایہ کا وصال ۵۹۳ھ میں ہو چکا تھا۔ جبکہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ تو بارہویں صدی کے بزرگ کی نماز کا طریقہ چھٹی صدی ہجری کی کتاب میں کیسے آ گیا؟ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی من چلا کہہ دے کہ میاں نذیر حسین دہلویؒ میدان بدر میں حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے۔

صحیح احادیث سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ثابت ہے۔

صحیح احادیث کا مذاق اڑانا

حدیث (۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۹۰ کے صحیح نسخوں میں نہایت صحیح سند سے حدیث موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھے۔

لیکن مولوی محمد حنیف غیر مقلد جھنگوی اس سنت کا یوں مذاق اڑاتا ہے: "حنفیوں کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ آلہ تناسل پر ہاتھ باندھتے ہیں"

(قول حق ص ۶۲)

اور غیر مقلد مولوی شمشاد سلفی آف نارنگ تقریر میں آلہ تناسل پر ہاتھ رکھ کر کہا کرتا ہے یہ ہے حنفیوں کی نماز۔

حدیث (۲) مسند اہل بیت میں یہ حدیث ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین کام تمام انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں شامل رہے ہیں۔ افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے رکھنا۔

مگر مولوی فیض عالم جہلمی غیر مقلد تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت کا یوں مذاق اڑاتا ہے کہ ایک دن خلفیہ ہارون الرشید نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا ازار بند کھل گیا اس نے ہاتھ نیچے کر کے ازار بند باندھ لیا تو قاضی ابو یوسفؒ نے فتویٰ دے دیا کہ آئندہ نماز میں ہاتھ زیر ناف باندھا کریں۔ (اختلاف امت کا المیہ ص ۶۲)

احادیث اور سنتوں کا ایسا مذاق پادریوں اور پنڈتوں نے بھی نہیں اڑایا اور ایک مسئلہ میں اتنے جھوٹ اور فریب شاید سوامی دیانند نے بھی نہ کیے ہوں۔

مسئلہ (۲)

جھوٹ (۱۶) بجائے سبحانک اللّٰھم کے اللھم باعدبینی پڑھنا زیادہ ترجیح ہے۔ (ابن ہمام شرح وقایہ ص ۹۴، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مؤلف کو شرح وقایہ میں ابن ہمام کا ذکر کیسے نظر پڑ گیا جب کہ صاحب شرح وقایہ کی وفات ۷۴۴ھ میں ہوئی اور ابن ہمام کی ولادت ۷۸۸ھ میں ہوئی۔ مؤلف تاریخ سے بالکل جاہل ہے۔

مسئلہ (۳)

جھوٹ (۱۷) انی وجھت نماز کے اندر پڑھنا مسنون ہے۔

(شرح وقایہ ص ۹۴، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ شرح وقایہ میں مفتی بہ قول اس کے خلاف درج ہے۔
چوری اور سینہ زوری۔

مسئلہ (۴)

جھوٹ (۱۸) لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب یہ حدیث۔ سند صحیح صحاح ستہ وسنن

دار قطنی میں مروی ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۳۶۱، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

ہدایہ میں نہ صحاح ستہ کا ذکر ہے نہ دار قطنی کا یہ محض مؤلف کا افتراء ہے۔

جھوٹ (۱۹) ابن ہمام نے ثقلت القرآن والی حدیث کے راوی ثقہ بتا کر کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے۔

(ہدایہ ج ا ص ۴۲۹، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

یہ ہدایہ میں نہیں ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ صاحب ہدایہ کا وصال ۵۹۳ھ میں ہوا اور ابن ہمامؒ کی پیدائش ۷۸۸ھ میں ہوئی۔ دو سو سال بعد پیدا ہونے والا قول ہدایہ میں کیسے درج ہو گیا۔

جھوٹ (۲۰) امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں۔

(شرح وقایہ ص ۱۰۸، حقیقت الفقہ ص ۱۹۳)

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ شرح وقایہ کی اصل عربی عبارت متن کی پیش کی جائے۔

جھوٹ (۲۱) حضرت ابن عمرؓ کا اثر فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کا ضعیف ہے۔

(شرح وقایہ ص ۱۰۹، حقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے، باطل ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۱۰، حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۳) اذا کبر الامام فکبروا حدیث ضعیف ہے۔

(شرح وقایہ ص ۱۱۰ احقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۴) مشرکین نے قرآن سننے سے پرہیز کیا پاس والوں سے کہتے ﴿لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْآن...﴾ "مت سنو اس قرآن کو" تو اللہ نے ان کو نصیحت کی فرمایا ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا...﴾ جب پڑھا جائے قرآن تو سنو اور چپ رہو۔ (ہدایہ ج ا ص ۴۳۰، حقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

یہ ۲۱ تا ۲۴ چاروں باتیں بالکل جھوٹ ہیں۔ شرح وقایہ اور ہدایہ کی اصل

عربی عبارات پیش کریں۔

مسئلہ (۵)

جھوٹ (۲۵) آمین مہر قبولیت ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۳۶۴، حقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۶) احادیث آمین بالجہر کے اثبات میں ہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۶۵، شرح وقایہ ص ۹۷ حقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۷) مقتدی امام کی آمین سن کر آمین کہیں۔

(درمختار ج ا ص ۲۲۹، حقیقت الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۲۸) ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہہ کر یہ فیصلہ دیا ہے کہ آمین درمیانی آواز سے ہونی چاہیے۔ (ہدایہ ج ا ص ۳۶۳)

یہ ۲۵ تا ۲۸ تینوں جھوٹ حقیقت الفقہ ص ۱۹۴ پر درج ہیں۔ ان کتابوں میں یہ باتیں ہرگز نہیں اور جیسا کہ ۱۹ میں گزرا، ابن ہمام تو صاحب ہدایہ سے دو صدی بعد پیدا ہوئے ان کی بات ہدایہ میں کیسے؟ یہ جھوٹ رسالہ آمین بالجہر نور حسین گرجاکھی کے ص ۲۲، ۲۱ پر بھی درج ہیں۔

جھوٹ (۲۹) حافظ عبداللہ روپڑی صاحب نے شوکانی غیر مقلد کے حوالہ سے نقل کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے۔ یہاں تک کہ پہلی صف میں جو آپؐ کے نزدیک ہوتے سن لیتے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ اور ابن ماجہ نے کہا ہے کہ پہلی صف سن لیتی، یہاں تک کہ بہت سی آوازوں کے ملنے سے مسجد میں ہر جلہ ہو جاتا۔ نیل الاوطار میں ہے اس حدیث کو دار قطنی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے اسناد اس کی اچھی ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بخاری مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے حسن صحیح ہے۔ (اہل حدیث کے امتیازی مسائل ص ۷۶)

یہ جھوٹ ہے۔ دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو روایت ہی نہیں کیا چہ جائیکہ اس کو حسن صحیح وغیرہ کہا ہو۔ افسوس غیر مقلدین کا مذہب بھی کتنا یتیم ہے کہ جھوٹ کے سوا اس کا کوئی سہارا نہیں۔

جھوٹ (۳۰) مستری نور حسین گرجاکھی اپنے رسالہ آمین بالجہر ص ۲۲ پر سرخی لکھتے ہیں: ''یہود کا آمین بالجہر پر حسد کرنا'' اور اس کے تحت دس نمبر دیے ہیں۔ جن میں سے ایک حدیث بھی صحیح نہیں اور جہر کا لفظ تو ان جھوٹی روایات میں بھی نہیں ہے۔ یہ ایک ہی سانس میں دس جھوٹ بولنا اہل حدیث ہونے کی علامت ہے یا منافق ہونے کی؟

جھوٹ (۳۱) مستری نور حسین صاحب لکھتے ہیں:

''اشعار در اثبات آمین بالجہر''

ایہہ آمین کرن دیاں لکھیاں ایک سو پنج دلیلاں
مومن من نبیؐ دا کہنا من کم اصیلاں
ستر پنج پچھتر وڈیاں ڈھیاں کھول کتاباں
تین سو کھول حوالہ کڈھیا گنتی وچ حساباں
سبھنا تھیں ایہہ ثابت ہو یا سن تو یار گرامی
خوب آمین پکار نبیؐ نے آکھی عمر تمامی

(آمین بالجہر ص ۳۱)

یعنی رسول پاک ﷺ نے ساری عمر خوب بلند آواز سے آمین کہی۔ اس کی ایک سو پانچ دلیلیں ہیں۔ حالانکہ دوام جہر کی ایک ضعیف حدیث بھی موجود نہیں ہے۔ یہ ہیں ایک ہی سانس میں ۱۰۵ سیاہ جھوٹ۔

مسئلہ (۲)

غیر مقلدین چار رکعت نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں ہمیشہ رفع یدین کرتے ہیں اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں کبھی رفع یدین نہیں

کرتے۔ اسی طرح رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع یدین کرتے ہیں اور سجدوں میں جاتے اور اٹھتے وقت کبھی رفع یدین نہیں کرتے۔ یہ ان کا عمل ہے۔

اس عمل پر وہ مندرجہ ذیل دعوے کرتے ہیں۔ جو کہ بالکل جھوٹ ہیں۔

جھوٹ (۳۲) غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں ہمیشہ رفع یدین کرنے کا حکم دیا اور اس کو سنت مؤکدہ فرمایا اور ساری عمر یہ رفع یدین کرتے رہے نہ کرنے والے کی نماز کو باطل فرمایا۔

جھوٹ (۳۳) غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنے سے منع فرمایا اور اس رفع یدین کو حرام فرمایا اور اس جگہ رفع یدین کرنے والے کی نماز کو باطل فرمایا۔

جھوٹ (۳۴) ان کا کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا۔ اس کو سنت مؤکدہ فرمایا ہمیشہ اس پر عمل فرمایا اور نہ کرنے والے کی نماز کو باطل فرمایا۔

جھوٹ (۳۵) ان کا کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سجدوں میں جاتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے سے منع فرمایا، اسے حرام فرمایا، کبھی یہ رفع یدین نہ کی بلکہ کرنے والے کی نماز کو باطل فرمایا۔

جھوٹ (۳۶) غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ یہ مکمل طریقہ جو ۳۲ تا ۳۵ میں درج ہے۔ حضورؐ سے چار سو صحابہؓ نے روایت کیا ہے۔

جھوٹ (۳۷) غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ ساری عمر اسی طریقہ پر نماز ادا کرتے رہے۔

جھوٹ (۳۸) مستری نور حسین کا کہنا ہے کہ یہ مکمل طریقہ مسند احمد (۱۶۶) پر مالکؒ زہریؒ، سالمؒ، ابن عمرؓ کے طریق سے مروی ہے۔

جھوٹ (۳۹) ابن منذر نے امام مالکؒ سے ہاتھ باندھنا حکایت کیا ہے۔

(ہدایہ ص ۳۵، حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۳)

جھوٹ (۴۰) مسئلہ رفع یدین پر مولوی عبدالرشید غیر مقلد نے ''کتاب الرسائل فی تحقیق المسائل'' شائع کی۔ مولوی نور حسین نے کتاب ''اثبات رفع الدین'' شائع کی اوراس کے بیٹے خالد گرجاکھی نے جزء رفع الیدین لکھی۔ ان سب نے یہ لکھا کہ ہماری نماز میں رفع یدین کا مکمل طریقہ ان صحابہؓ نے نبی پاکؐ سے باسناد صحیحہ روایت کیا ہے۔ حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت امام حسین، حضرت زیاد بن حارث، حضرت عمرو بن العاص، حضرت بریدۃ، حضرت عدی بن عجلان، حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابومسعود بدری، حضرت عائشہ، حضرت ابودرداء، حضرت عبداللہ بن جابر، حضرت امام حسن بن علی، حضرت سلمان فارسی، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عمران بن حصین، حضرت نعمان بن ابی عیاش، حضرت بریرۃ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم۔

حالانکہ یہ جھوٹ ہے ایک ہی سانس میں ۲۶ صحابہؓ پر جھوٹ باندھ دینا اس کی جرأت پنڈت شردھانند اور ماسٹر رام چندر بھی نہ کرسکا، یہ غیر مقلدین کا ہی حوصلہ ہے۔

جھوٹ (۴۱) مولوی محمد یوسف جے پوری لکھتے ہیں: تصدیق احادیث رفع یدین قبل رکوع اور بعد رکوع۔ (ہدایہ ج ا ص ۳۸۴، شرح وقایہ ص ۱۰۲، حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۴۲) بیہقی میں ہے کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ حضور آخر تک رفع یدین کرتے رہے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۳۸۶۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۴۳) رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۸۹۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۴۴) رفع یدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔

(شرح وقایہ ص ۱۰۲۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴)

جھوٹ (۴۵) حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے رفع یدین صحیح ثابت ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۸۶۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

جھوٹ (۴۶) جو رفع یدین کرے اس سے مناقشہ حلال نہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۸۹۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

جھوٹ (۴۷) عشرہ مبشرہ صحابہؓ نے انکو روایت کیا ہے (روایات رفع یدین) کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۴۱۶)

یہ سب جھوٹ ہیں۔ محولہ کتابوں میں نہیں ان کتابوں کے متن کے اصل عربی عبارات پیش کریں۔

مسئلہ (۷)

جھوٹ (۴۸) جلسہ استراحت نہ کرنے کی حدیث میں ابن ایاس راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۰۱۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۸)

جھوٹ (۴۹) درمیانی قعدہ سے ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں مضائقہ نہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۹۵۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۹)

جھوٹ (۵۰) انگلی سے حرکت دینا بھی جائز ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۹۱۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۱۰)

جھوٹ (۵۱) پہلی دوسری رکعت میں ایک سورت چھوڑ کر پڑھے تو مکروہ نہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۴۲۸۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۱۱)

جھوٹ (۵۲) بھولے سے ترتیب بدل جائے تو مضائقہ نہیں۔

(درمختار ج ا ص ۲۵۴۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۱۲)

جھوٹ (۵۳) رکنے پر قرأت ایک جگہ سے پڑھ کر دوسری جگہ سے پڑھنا جائز ہے۔ درمختار ج ا ص ۲۹۰ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵۔

مسئلہ (۱۳)

جھوٹ (۵۴) جس غلطی سے معنی کفری پیدا ہوں تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں۔
(درمختار ج ا ص ۲۹۴۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۱۴) بعد فرض سنت پڑھنا

جھوٹ (۵۵) صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔
(ہدایہ ج ا ص ۵۴۲، شرح وقایہ ص ۸۴، منیۃ الصلی ص ۷۰۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵)

مسئلہ (۱۵) صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹنا

جھوٹ (۵۶) صبح کی سنت پڑھ کر داہنی کروٹ لیٹے۔
(درمختار ج، ص ۳۱۶، ہدایہ ج ا ص ۵۴۱۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۶)

مسئلہ (۱۶)

جھوٹ (۵۷) نماز میں آیات کا جواب دینا ثابت ہے۔
(ہدایہ ج ا ص ۴۴۰۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۶)

مسئلہ (۱۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

جھوٹ (۵۸) جوتے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔
(درمختار ج ا ص ۳۰۶ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۶)

مسئلہ (۱۸) رفع یدین والی نماز

جھوٹ (۵۹) امیر کاتب العمید متعصب حنفی تھا۔ رفع یدین والی نماز کو باطل کہتا تھا۔ مولانا عبدالحئی نے اس کی تردید کی۔ (عالمگیری ج ا ص ۸۱۔ حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۶)

عالمگیر کی وفات ۱۱۱۸ھ میں ہوئی اور مولانا عبدالحی لکھنوی کی پیدائش ۱۲۶۴ھ میں ہوئی۔تو کیا یہ ممکن بھی ہے؟

مسئلہ (۱۹) نماز قصر کی مسافت

جھوٹ (۶۰) تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۴۵)

یہ تمام حوالہ جات ۴۱ تا ۶۰ حقیقت الفقہ حصہ دوم ص ۱۹۵، ۱۹۷ سے لیے ہیں یہ سب جھوٹ ہیں۔ اگر غیر مقلدین میں جرأت ہے تو ان کتابوں کے متن کی اصل عربی عبارات لکھیں جن کا یہ ترجمہ ہے۔

مسئلہ (۲۰) رکعات نماز وتر

جھوٹ (۶۱) وتر ایک رکعت بھی ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۵۶۸، شرح وقایہ ص ۱۲۵، منیۃ المصلی ص ۹۶، حقیقت الفقہ ص ۱۹۹) یہ جھوٹ محض ہے۔ان کتابوں میں تو اس کے خلاف لکھا ہے کہ وتر تین رکعت ہیں ان کے درمیان سلام نہیں۔

جھوٹ (۶۲) ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۵۲۹) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔ ہدایہ میں یہ نہیں۔ محض جھوٹ ہے۔

جھوٹ (۶۳) وتر ایک، تین، پانچ، سات رکعت ہیں۔ (ہدایہ ج ا ص ۵۲۶، شرح وقایہ ص ۱۲۳) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

جھوٹ (۶۴) تین وتر کی روایت ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۲۴) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

مسئلہ (۲۱) بعد رکوع دعا قنوت

جھوٹ (۶۵) بعد رکوع کے دعا قنوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاء سے ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۲۵) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

جھوٹ (۶۶) ابن ہمام نے کہا کہ بعد رکوع قنوت پڑھنے کی نص صریح حدیث حسن بن علیؓ بروایت حاکم ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۵۳۰) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

جھوٹ (۶۷) دعائے قنوت اللّٰھم اھدنی حدیث سے ثابت ہے۔ (درمختار ج، ص ۳۱۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۱، ۵۳۱، شرح وقایہ ص ۱۲۶، کنز ص ۴۸) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

مسئلہ (۲۲) نماز فجر میں قنوت پڑھنا

جھوٹ (۶۸) نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین، عمار بن یاسر، ابی بن کعب، ابوموسیٰ اشعری، ابن عباس، ابو ہریرہ، براء بن عازب، انس، سہل بن سعد، معاویہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ثابت ہے اور اسی طرف اکثر صحابہؓ و تابعینؒ گئے ہیں۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۵۳۴) حقیقت الفقہ ص ۱۹۹۔

مسئلہ (۲۳) سجدہ سہو میں ایک طرف سلام پھیرنے والا

جھوٹ (۶۹) سجدہ سہو میں ایک طرف سلام پھیرنے والا بدعتی ہے۔

(ہدایہ ج ۱ ص ۵۸۵) حقیقت الفقہ ص ۲۰۰۔

مسئلہ (۲۴) رکعات تراویح

جھوٹ (۷۰) تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۶۳، شرح وقایہ ص ۱۳۳) حقیقت الفقہ ص ۲۰۰۔

جھوٹ (۷۱) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے۔

(شرح وقایہ ص ۱۳۳) حقیقت الفقہ ص ۲۰۰۔

جھوٹ (۷۲) تراویح صحیح حدیث سے مع وتر کے گیارہ رکعت ثابت ہیں۔

(ہدایہ ج ۱ ص ۵۶۳، شرح وقایہ ص ۱۱۳) حقیقت الفقہ ص ۲۰۱۔

جھوٹ (۷۳) مع وتر کے تراویح گیارہ رکعت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیس سنت خلفائے راشدینؓ۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۵۶۳، شرح وقایہ ص ۱۳۴) حقیقت الفقہ ص ۲۰۱۔

جھوٹ (۷۴) تراویح آٹھ رکعت سنت اور بیس رکعت مستحب ہیں۔

(شرح وقایہ ص ۱۳۴) حقیقت الفقہ ص ۲۰۱۔

مسئلہ (۲۵)

جھوٹ (۷۵) حالت خطبہ میں دو رکعت پڑھنا ثابت ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۸۷، شرح وقایہ ص ۱۴۸) حالانکہ وہاں اس کے خلاف ہے۔ حقیقت الفقہ ص ۲۰۱۔

جھوٹ (۷۶) حضرت ابوبکرؓ کا قبل زوال خطبہ پڑھنا ثابت ہے۔

(شرح وقایہ ص ۱۴۸) حقیقت الفقہ ص ۲۰۱۔

مسئلہ (۲۶)

جھوٹ (۷۷) دعا کرنا دونوں خطبوں کے درمیان نامشروع اور بدعت ہے۔

(درمختار ج ا ص ۳۷۳، شرح وقایہ ص ۱۴۹) حقیقت الفقہ ص ۲۰۲۔

جھوٹ (۷۸) حضرت عمار بن یاسرؓ نے جب بشیر بن مرواں کو دعا مانگتے دیکھا تو بددعا دی۔ (درمختار ج ا ص ۳۷۳) حقیقت الفقہ ص ۲۰۲۔

جھوٹ (۷۹) اس دعا کی بدعت خلفائے مروانیہ کے زمانہ سے پیدا ہوئی

(درمختار ج ا ص ۳۷۴) حقیقت الفقہ ص ۲۰۲۔

جھوٹ (۸۰) دعا دونوں خطبوں کے درمیان مکروہ تحریمی ہے۔

(درمختار ج، ص ۳۷۳) حقیقت الفقہ ص ۲۰۲۔

یہ تمام حوالہ جات ۶۱ تا ۸۰ حقیقت الفقہ ص ۱۹۹ تا ۲۰۱ میں دیے ہیں جو بالکل جھوٹ ہیں۔ ان عبارات کی اصل عربی عبارت متون سے پیش کی جائے۔

مسئلہ (۲۷) تکبیرات عیدین

جھوٹ (۸۱) نماز عیدین کی بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ٦٦٦، شرح وقایہ ص ۱۵۱) حقیقت الفقہ ص ۲۰۲۔

جھوٹ (۸۲) دونوں رکعتوں میں قبل قرأت تکبیرات کہے۔ (قدوری ص ۴۰) حالانکہ وہاں اس کے خلاف ہے۔ حقیقت الفقہ ص ۲۰۳۔

مسئلہ (۲۸) غائبانہ نماز جنازہ

جھوٹ (۸۳) آنحضرتؐ نے نماز جنازہ غائبانہ بادشاہ نجاشی اور معاویہ بن مزنی اور زید بن حارثہ اور جعفر طیارؓ پر پڑھی ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۵۷) حقیقت الفقہ ص ۲۰۴۔

مسئلہ (۲۹) بعد از دفن قبر پر قرآن پڑھنا

جھوٹ (۸۴) حضرت ابن عمرؓ دفن کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا اوّل اور آخر پڑھنا مستحب جانتے تھے۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۲۱) حقیقت الفقہ ص ۲۰۴)

مسئلہ (۳۰) مردے کی طرف سے اسقاط دینا

جھوٹ (۸۵) مردے کی طرف سے اسقاط دینا مذموم ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۳۳۶) حقیقت الفقہ ص ۲۰۵۔

مسئلہ (۳۱) نماز کا منکر کافر ہے

جھوٹ (۸۶) نماز کا منکر کافر ہے۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۲۵۱) حقیقت الفقہ ص ۱۹۲۔

مسئلہ (۳۲) غلس میں نماز صبح پڑھنا

جھوٹ (۸۷) غلس میں نماز صبح پڑھنے کی احادیث کا ثبوت

(ہدایہ ج ۱ ص ۲۶۸) حقیقت الفقہ ص ۱۹۲۔

جھوٹ (۸۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دوام غلس پر تھا۔

(ہدایہ ج ۱ ص ۲۷۱) حقیقت الفقہ ص ۱۹۲۔

مسئلہ (۳۳) نماز ظہر کا وقت ایک مثل تک ہے

جھوٹ (۸۹) امام صاحبؒ کی روایت کہ ظہر کا وقت ایک مثل تک ہے۔ لائق تصحیح ہے۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۲۵۷) حقیقت الفقہ ص ۱۹۲۔

مسئلہ (۳۴) اذان میں ترجیع

جھوٹ (۹۰) اذان میں ترجیع حدیث سے ثابت ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ۲۹۲، کنز ص ۲۰) حقیقت الفقہ ص ۱۹۲، حالانکہ وہاں ترجیع کا رد ہے۔

مسئلہ (۳۵) نماز کے لیے صلوۃ کہہ کر پکارنا بدعت

جھوٹ (۹۱) نماز کے لیے صلوٰۃ کہہ کر پکارنا بدعت ہے (سوا اذان کے)

(ہدایہ ص ۳۰۰، شرح وقایہ ص ۱۴۹، کنز ص ۳۱) حقیقت الفقہ ص ۱۹۳۔

مسئلہ (۳۶) زبان کے ساتھ نیت کرنا

جھوٹ (۹۲) نیت زبان کے ساتھ بدعت ہے۔

(ہدایہ ج ا ص ۳۳) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

مسئلہ (۳۷) عمامہ پر مسح

جھوٹ (۹۳) عمامہ پر مسح جائز ہے۔ (ہدایہ ج ا ص ۱۰) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

مسئلہ (۳۸) گردن کا مسح

جھوٹ (۹۴) گردن کا مسح بدعت ہے اور اس کی حدیث موضوع ہے۔

(درمختار ج ا ص ۵۸، ہدایہ ج ا ص ۱۸) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

مسئلہ (۳۹) تیمّم کا طریقہ

جھوٹ (۹۵) تیمّم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین بطرق کثیرہ اور صحیح ہیں۔

(ہدایہ ج ا ص ۱۴۲، شرح وقایہ ص ۵۷) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

جھوٹ (۹۶) تیمّم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی۔

(ہدایہ ج ا ص ۱۴۲، شرح وقایہ ص ۵۶) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

جھوٹ (۹۷) جس حقیقۃ کو شریعت رد کرے تو وہ کفر زندقہ ہے۔

(درمختار ج ۲، ۵۲۰) حقیقت الفقہ ص ۱۸۸۔

مسئلہ (۴۰) جرابوں پر مسح

جھوٹ (۹۸) سوت سے بنی ہوئی جرابوں پر مسح جائز ہے۔

(درمختار ص ۱۳۲) حقیقت الفقہ ص ۱۹۱۔

جھوٹ (۹۹) صوفیاء گانا سننے والے خیال کھیلنے والے مفسد بے دین ہیں۔

(ہدایہ ج ۴ ص ۲۲۳) حقیقت الفقہ ص ۱۸۸۔

مسئلہ (۴۱)

جھوٹ (۱۰۰) پانی سے استنجاء کرنا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ادب تھا۔ باجماع صحابہ سُنت ہو گیا۔ (درمختار ج ۱ ص ۵۲)

طہارت، وضو اور نماز کے یہ ایک صد مسائل ہیں جن پر کتاب کی جلد اور صفحہ کا نمبر بھی درج ہے اور ان کو فقہ حنفی کے مفتیٰ بہا مسائل بتا کر دعوت عمل دی گئی ہے مگر ایک حوالہ بھی صحیح نہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مولوی محمد یوسف جے پوری نے حقیقت الفقہ میں یہ سب جھوٹ اکٹھے کیے ہیں۔ ساری دنیائے غیر مقلدیت مل کر بھی ان محولہ کتابوں کے متون سے ان عبارات کی اصل عربی پیش نہیں کر سکتی۔ یہ لوگ نام قرآن و حدیث کا لیتے ہیں اور حوالے جھوٹے دیتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔